بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین..........

اِفساد فی الارض...... اور...... دھشت گردی

کوئی مانے یا نہ مانے......افغانستان میں اتحادی افواج کے روزِ مداخلت سے ہم حالتِ جنگ میں ہیں۔گزشتہ عرصے میں جتنے ڈرون حملے، خودکش حملے اور دہشت گردی کے دیگر واقعات وطن عزیز کے اندر یا سرحدوں پر ہوئے ہیں یہ سب جنگی حکمت عملی کا حصہ ہیں......اس جنگی حکمت عملی کا حصہ جو امت مسلمہ پر اقوام غیر مسلمہ نے مسلط کر رکھی ہے......اور پاکستان جس کا براہ راست نشانہ ہے......اقوام عالم کی یہ جنگ جسے وہ "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کا نام دے کر مسلم ممالک پر جہاں چاہتی ہیں اور جب چاہتی ہیں اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ حملہ آور ہو جاتی ہیں، دراصل اسلام کے خلاف جنگ ہے اگرچہ اسے صلیبی جنگ کا نام دیا گیا ہو یا نہ دیا گیا ہو............یہی وجہ ہے کہ اب تک مغربی ممالک اور یوروپین حکومتیں اور ان حکومتوں کے اعلیٰ دماغ دہشت گردی کی کوئی حتمی تعریف وضع نہیں کر سکے...... کیونکہ جس قسم کی دہشت گردی وہ خود پورے عالم اسلام میں جاری رکھے ہوئے ہیں اس کا کوئی جواز کسی واضح تعریف کے بعد باقی نہیں رہتا......اقوام متحدہ جیسا ادارہ ۱۹۷۲ سے ۱۹۸۷ تک پندرہ برس کے طویل عرصہ میں متعدد اجلاسوں میں گفت وشنید اور بحث وتمحیص کے باوجود، دہشت گردی کی کوئی جامع مانع تعریف دنیا کو نہیں دے سکا...... اور دے بھی کیسے سکتا ہے جبکہ وہ خود عراق میں ہونے والی بین الاقوامی دہشت گردی کا حصہ ہے، بوسنیا اور چیچنیا میں ہونے والے قتل عام کو اس کی طرف سے سند جواز مل چکی ہے، اور عراقی پٹرولیم کے بعد لیبیا کی تیل کی دولت وثروت پر قبضہ کے لئے لیبیا کے اندر بغاوت کھڑی کر کے باغیوں کی پشت پناہی کا اس نے بیڑا اٹھالیا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ یہ سب اسی دہشت گردانہ حکمت عملی کے تحت ہو رہا ہے جس کا مقصد پوری دنیا میں مسلمانوں کو کمزور کرنا اور ان کے وسائل پر قبضہ کرنا ہے۔

ہماری نظر میں دہشت گردی کا موجودہ سیٹ اپ دراصل اِفساد فی الارض کے ذریعہ

اسلامی ممالک میں ہمیشہ اپ سیٹ پیدا کرتے رہنے کے لئے بنایا گیا ہے...... اس لئے ان کے ہاں اس کا کوئی واضح نام ہو ہی نہیں سکتا...... جبکہ ایسی صورت حال کو اسلام پہلے ہی افساد فی الارض قرار دے چکا ہے.........

وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان، ان دونوں دوہری دہشت گردی کا شکار ہے، ایک اندرونی اور دوسری بیرونی، لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا یہ اس جنگی حکمت عملی کا شاخسانہ ہے جو غربِ کافر نے شرقِ مسلم پر مسلط کر رکھی ہے......... ہمارے گلی محلوں میں اسلحہ بانٹنے والے، مالی وسائل مہیا کرنے والے، گرم جنگ کو جاری رکھنے اور طول دینے کی پلاننگ کرنے والے ہمارے شہروں اور دیہاتوں میں آزادانہ دندناتے پھر رہے ہیں، ان میں سے بعض کو تو عوام نے سرِ عام روک کر ان کی مشکوک ومخصوص سرگرمیوں کا بھانڈا پھوڑ دیا اور ان کی سفارتکاری میں چھپی ہوئی تخریب کاری کو عیاں بھی کر ڈالا مگر سرکاری حکمت عملی اور بعض سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر ایسے مجرموں کے خلاف کوئی کاروائی نہ ہو سکی......... کراچی، کہ وطن عزیز کی سب سے بڑی بندرگاہ اور مالی وسائل مہیا کرنے والا سب سے بڑا ساحلی شہر ہے، اس کے امن وامان کو تباہ کرنا اور یہاں فساد برپا کر کے کاروباری سرگرمیوں کو محدود کرنے کی کوششوں کا تعلق بھی اسی جنگی حکمت عملی سے ہے جس کا تذکرہ اوپر ہوا......... کسی ملک کو دیوالیہ کرنے کی جو تدابیر ہوا کرتی ہیں ان میں بدامنی پیدا کر کے اس ملک کے تمام کارخانوں کو جام کر دینا، کاروباری مراکز کو تباہ کر دینا، سرمائے کو بیرون ملک منتقل کروانا اور خانہ جنگی کو عام کرنا اہم تدابیر ہیں...... چنانچہ آپ محسوس کر سکتے ہیں کہ سوئی گیس کا مسئلہ صوبائی خود مختاری کے نام پر کھڑا کر کے، بجلی کا مسئلہ ڈیموں کی نذر کر کے، ملک کی انڈسٹری کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا گیا ہے......... کراچی جیسے اہم اور بڑے تجارتی شہر میں کرائے کے قاتلوں کے ذریعہ فساد برپا کروا کے تاجروں سے بھتہ کی جبری وصولی کا دہشت گردانہ ہتھیار استعمال کر کے کچھ اس طرح تاجروں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنا سرمایہ بیرون ملک منتقل کریں اور ملک میں کاروبار ٹھپ ہو جائے تا کہ ملک کو دیوالیہ قرار دلوایا جا سکے...... مذہبی منافرت کو ہوا دے کر، لسانیت کے عفریت کو جگا کر، اور بعض پسماندہ علاقوں کے سادہ لوح عوام کو مظلومیت کے نام پر اکسا کر کس طرح خانہ جنگی کی راہیں ہموار کر کے ملکی استحکام کو کمزور کیا جا رہا ہے......... یہ سب بالفساد فی الارض کی صورتیں ہیں......... اور قرآن کریم نے ہمیں خبردار کیا ہے کہ افساد فی الارض سے خود بھی باز رہو اور دوسروں کو

بھی بچاؤ.......... یہاں تک کہ فساد کی روک تھام کے لئے اگر مفسدین سے جنگ بھی کرنی پڑے تو اپنے دفاع میں اس کی بھی اجازت ہے...... **فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم** .... (جو تم پر زیادتی کرے اس کا جواب ویسی ہی زیادتی سے دو) **فان قاتلوکم فاقتلوهم کذلک جزاء الکافرین** ....(اگر کوئی تم سے قتال کرے تو تم بھی ان سے قتال کرو یہی کافروں کی جزا ہے)

کراچی میں بدامنی نے ہر گھر کو اداس اور ہر شہری کو پریشان کر دیا ہے۔ مگر کفر کے مقابلہ میں جنگ کی جس کیفیت سے ہم گزر رہے ہیں اس پر صبر واستقامت کے ساتھ قائم رہنے کی ضرورت ہے، اگر قوم نے اپنی قوتِ مدافعت کی حفاظت نہ کی اور اقوام غیر کے سامنے ڈھیر ہونا شروع کر دیا تو پھر ملک ہی نہیں دین وعقیدہ کی حفاظت بھی مشکل ہو جائے گی۔ حالات اگرچہ دگرگوں ہیں لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ ایسے حالات سے گزر کر ہی بدر واحد وحنین ومکہ فتح ہوئے ہیں اور ایسی جنگی کیفیات نے ہی اسلامی پرچم ایرانین اور رومن پاور کے مراکز پر لہرانے کے مواقع مہیا کئے ہیں۔ ایسے میں ایک اہم اصول کی طرف اشارہ ضروری ہے جس کی بناء پر ہر مشکل کا حل مل سکتا ہے اور وہ ہے وعدہ خداوندی کہ **انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین**..........(تم ہی سربلند رہو گے بشرطیکہ ایمان پر ثابت قدمی سے جمے رہو...............................)

ولا تهنوا ولا تحزنوا انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین......

☆☆☆

ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا ، وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون......

﴿صدق الله العظیم﴾

☆ ما حرم اخذه حرم اعطاؤه ☆ جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔☆